کلاب الہاویہ

﴿تصنیف﴾

الشیخ السید احمد علی شاہ الترمذی الحنفی

سمیت هذه الرسالة المختصره باسم كلاب الهاويه، حيث قال :

الامام العلامة الشاة احمد رضاخان الافغانی القندهاری رضی اللّٰه تعالیٰ عنه (فی احکام الشریعه)

ومن یکون یطعن فی معاویہؓ   فذاک من کلاب الهاویه

امام احمد رضا خان الافغانی القندھاری نے احکام الشریعہ میں لکھا ہے، جو کوئی حضرت معاویہ پر زبانِ طعن دراز کرے وہ جہنم کے کتوں میں سے ہے۔

شعبہ نشر واشاعت جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی

فقیر کالونی، اورنگی ٹاؤن، کراچی۔

کلاب الھاویہ

حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

واختلافاتے کہ درمیان اصحاب علیہ وعلیہم الصلوۃ والتسلیمات واقع شدہ نہ از ہوائے نفسانی بود چہ نفوس شریف ایشاں تزکیہ یافتہ بودند و از مارگی باطمینان رسیدہ ہوائے ایشاں تابع شریعت شدہ بود بلکہ آں اختلاف مبنی براجتہاد بود و اعلائے حق۔(۱)

ترجمہ: وہ اختلافات جو نبی کریم علیہ کے صحابہ کرام کے درمیان واقع ہوئے وہ خواہشات نفسانی کی وجہ سے نہ تھے کیونکہ ان کے نفوس شریفہ نے پاکیزگی کو حاصل کیا ہوا تھا وہ نفس امارہ سے بچ کر نفس مطمئنہ کو حاصل کر چکے تھے وہ شریعت کے تابع تھے بلکہ ان کا اختلاف اجتہاد پر اور اعلائے حق (حق کی بلندی) پر مبنی تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو امیر المؤمنین کہا:

وقال ابن سعید : حدثنا موسٰی بن اسماعیل ثنا ابن ھلال عن قتادۃ ۔ قال قال معاویہ : یا عجب اللحسن بن علی!! شرب شربۃ غسل یمانیۃ بماء زومۃ فقضی نحبہ، ثم قال لابن عباس : لا یسؤک اللّٰہ ولا یحزنک فی الحسن بن علی ، فقال ابن عباس لمعاویۃ : لا یحزننی اللّٰہ ولا یسؤنی ما ابقی اللّٰہ امیر المؤمنین۔(۲)

اس طرح امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو امیر المؤمنین کہا۔

وصل اللّٰہ قرابتک یا امیر المؤمنین واحسن جزاک۔(۳)

امیر المؤمنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حضرت امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی وفات پر تعزیت۔

ولما جاء الکتاب بموت الحسن بن علی اتفق کون ابن عباس عند معاویۃ فعزاہ فیہ باحسن تعزیۃ ، ورد علیہ ابن عباس ردا حسنا کما

قدمنا، (۴) لا يجوز ان ينسب الى احد من الصحابة خطا مقطوع به، اذ كانوا كلهم اجتهدوا فيما فعلوه و ارادوا الله عزوجل، وهم كلهم لنا ائمة، وقد تعبدنا بالكف عما شجر بينهم، والانذكرهم الا باحسن الذكر، لحرمة الصحبة ولنهى النبى صلى الله عليه وسلم عن سبهم، وان الله غفر لهم، و اخبر بالرضاعنهم۔(۵)

بعض جہلاء یا بعض گمراہ زندیق سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ کے نام پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی شان بیان کررہے ہو حالانکہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نام ہی ایسا ہے جو حقارت پر دلالت کررہا ہے آئیں علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مختصر المعانی کو دیکھیں۔ آپ رقم طراز ہیں۔او تعظیم او اهانة كما فى القاب الصالحة لذلك مثل ركب على و هرب معاوية۔اس مثال سے علامہ تفتازانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ تلخیص المفتاح کے قول (او تعظيم او اهانة) کی وضاحت کی ہے کہ لفظ ''علی'' مشتق ہے ''علو'' سے جو عظمت پر دلالت کررہا ہے جس کا نام ہی حقارت پر دلالت کرے وہ ذیشان کیسے ہوسکتا ہے؟

جواب: والمتبادران المراد بعلى و معاوية صاحبا رسول الله ﷺ ولا يخفى ما فيه من سوء الادب فى حق سيدنا معاوية رضى الله تعالىٰ عنه والجراة عليه بما لا يليق بمنصبه بل لو حملنا على غيرهما لم يخل من سوء الادب لما فيه من الايهام كذا فى دسوقى و تجريد۔

آئیں ذرا لغات کو دیکھیں

(عوى) الكلب والذئب و ابن آوى عواء لوى خطمه ثم صاح صياحا ممدودا ليس بنباح فهو عاوو عواء والقوم دعاهم الى الفتنة والشيء عطفه ولواه يقال عوى الحبل والشعر والقوس وعن فلان رد عنه وكذب مغتا به (عاواهم) صايحهم۔(۶)

صحابی رسول اللہ ﷺ کے اسم گرامی کو تم صرف (عوی الکلب) (کتے کی بھونک)

سے ماخوذ کر کے کیوں مراد لے رہے ہو؟ کیا تمہیں (عوی الذئب یا عوی ابن اوی یا عوی السبع) نظر نہیں آتا؟ جن میں بہادری کا معنی پایا گیا ہے۔

کیا بھیڑیے کی چنگھاڑ میں، کیا درندے کی چنگھاڑ میں، کیا شیر کی گرج میں بہادری ہے یا نہیں۔ ہاں ہاں! معاویہ کا معنی بہادر بھی ہے معاویہ کا معنی کمزور بھی ہے۔

دونوں کو معنی بیک وقت اعتبار کریں تو 'اشداء علی الکفار رحماء بینهم' کی تفسیر نظر آئے گی۔ جب (عوی) کا معنی باز رکھنا لیا جائے تو اب مطلب ہوا کہ معاویہ اسے کہا جاتا ہے جو اپنے اجتہاد سے کسی کو غلطی پر دیکھے تو اسے باز رکھنے میں سر دھڑ کی بازی لگا دے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ اجتہادی خطا ہی کیوں نہ ہو اس پر ثواب تو ہے گناہ نہیں، گرفت نہیں۔

جب ''عوی القوس ونحوه'' سے معاویہ لیا جائے تو مطلب یہ ہوا کہ کمان اور تلوار کو جھکانے والا یہ بہادری اور صلح دونوں پر دلالت کر رہا ہے کہ جہاں کمان یا تلوار کو لہرانے اور تاننے کی ضرورت پیش آئی وہاں بہادری کا مظاہرہ کیا جہاں صلح کی ضرورت در پیش آئی وہاں کمان یا تلوار کو جھکا دیا۔

جب ''عوی الحبل والشعر'' سے لیں تو معاویہ کا معنی بہادر ہوگا کہ اس نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں جنگوں میں کافروں کی گردن کو موڑ دیا بلکہ توڑ دیا۔

جب ''عوی عن فلان رد عنه و کذب مغتا به'' سے لیں تو اب معاویہ کا معنی یہ ہوگا کہ وہ فصاحت سے جواب دیتے تھے اگر کوئی ان کے سامنے کسی کی غیبت کرے تو وہ اسے جھٹلا دیتے تھے یہ دونوں معنی بھی بہادری وعظمت پر دلالت کر رہے ہیں۔

بغض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اپنی عاقبت خراب نہ کریں:

کیا ''عاواهم'' کا ایک معنی المعجم الوسیط میں ''صایحهم'' نہیں کیا گیا۔ کیا اردو میں تمہیں اس کا معنی آتا ہے یا نہیں ہاں اگر نہیں آتا تو راقم تمہیں بتاتا ہے اس کا معنی ہے فلاں شخص نے ان لوگوں کو زوردار آواز دی۔

اگر میں یوں کہوں ''عاوی الخطیب الناس بخطابه'' (خطیب لوگوں کو زوردار آواز سے خطاب کیا) کیا اس کا معنی یوں بھی کیا جائے گا خطیب لوگوں کو کتے کی طرح بھونکا۔

کیا تم عربی زیادہ جانتے ہو یا عرب زیادہ جانتے ہیں۔

کیا اہل لسان نے بغیر سوچ سمجھے یوں ہی نام نہیں رکھ دیے؟ نہیں بلکہ وہ معنی سے باخبر تھے لغت اور گرائمر کے محتاج نہیں۔ عجمی حضرات عربی سیکھتے ہیں گرائمر پڑھتے ہیں لغات دیکھتے ہیں تو پھر کچھ بات سمجھتے ہیں انکا عرب لوگوں پر عربی میں زیادہ ماہر ہونے کا کیا مطلب ہے؟

آیئے چند نام دیکھئے:

''عفان'' اگر یہ ''عفن'' سے لیں تو اس کا معنی ہوگا بدبودار اور معنی ہوگا خراب برباد اور اگر عفو سے اور الف ونون زائدتان مانیں تو معنی ہوگا معاف کرنے والا کوئی شخص تمام عفان نامی لوگوں کو بدبودار یا خراب ہونے والا معنی دے گا؟ نہیں یہ عقل ودانش سے دوری کی بات ہے۔

آیئے ذرا ہوش والوں سے پوچھئے وہ کہیں گے عفان کا معنی معاف کرنے والا ہے۔

عتبان:

عتبان بن مالک بدری صحابی۔ ان کی شان کے مطابق معنی یہ ہوگا کسی کی غلطی پر سرزنش کرنا خفگی کرنا یا معنی یہ ہوگا کسی کو غلطی پر ملامت کرنا لیکن یہ معنی صحابی کی شان کے لائق نہیں ایک پاؤں پر کودنا، تین ٹانگوں پر چلنا، لنگڑا ہونا، ایک دوسرے سے ناز سے گفتگو کرنا، چوکھٹ کو پھلانگ جانا، چوکھٹ پر چمٹے رہنا۔

عابس بن ربیعہ:

صحابی ہیں ان کی شان کے مطابق صحیح معنی یہ ہوگا ترش رو ہونا یعنی آپ کافروں کے ساتھ ترش روئی سے درپیش آتے کافر سے بات کرتے تو چیں بہ جبیں ہوکر بات کرتے لیکن صحابی کی شان کے لائق یہ معنی نہیں۔ اونٹ کی دم پر مینگنی کا خشک ہو جانا، میلا ہونا۔

ماعز بن مالک:

صحابی ہیں ان کی شان کے مطابق معنی یہ ہوگا "ما امعز رایه" وہ کس قدر مضبوط رائے والا ہے لیکن ''ماعز'' بکری کی کھال کو بھی کہا جاتا ہے کیا کوئی شخص حضرت ماعز رضی اللہ تعالی عنہ کو بکرا یا بکری کی کھال کہے گا؟ تمہاری عقل کہاں چلی گئی؟

طارق:

بن سوید صحابی ہیں صحابی کی شان کے مطابق یہ معنی ہوں گے خاموش ہونا، نیچے سر

ڈال کر زمین کی طرف دیکھنا، سر جھکا کر چلنا، تھوڑتا مارنا یعنی بہادر ہونا سخت گیر ہونا لیکن صحابی کی شان کے لائق یہ معنی نہیں رات کو آنے والا چور، کمزور عقل والا ہونا، ٹیڑھی پنڈلی والا ہونا، تاریک ہونا، اوپر نیچے کپڑے پہننا۔

حمار:

ایک صحابی کا نام ہے کیا کوئی شخص یہ کہے گا کہ صحابی کا نام ''حمار'' تھا اس لئے وہ ''معاذ اللہ'' گدھا تھا نہیں، نہیں یہ بالکل غلط ہے ہاں البتہ صحابی کی شان کے لائق دو معانی ہیں۔''حمر الرجل'' سے بھڑک اٹھا یا حمرۃ سے لیں جس کا معنی ہے سرخ۔

خدیجہ:

رسول اللہ ﷺ کی پہلی زوجہ اور نبی کریم ﷺ کے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ جو ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں ان کے علاوہ آپ ﷺ کی تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہی ہے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام پر اعتراض کرنے والوں سے یوں کہو کہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی امی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

خدج:

''خ، د'' ''خدوجا'' چیز کا ناقص ہونا، گھٹیا ہونا۔''خدج صلاتہ'' بعض ارکان نماز میں کمی کرنا، خدجت الناقۃ، اونٹ کا ناتمام بچہ گرانا (المنجد)۔

آیئے لغت کے ان تمام معانی کو مدنظر رکھیے پھر فیصلہ کیجئے کیا بظاہر لغت کے تمام معانی میں سے ایک معنی کی وجہ سے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خدیجہ کہا جا سکتا ہے نہیں! نہیں! یقیناً نہیں! کیا آپ کا نام بے معنی ہے کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام کسی عجمی نے بغیر سوچے سمجھے رکھ دیا ہے جب ایسا نہیں تو یہی کہا جائے گا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام عربیوں نے رکھا مرادی مطلب کو مدنظر رکھا کہ یہ بچی عجز و انکساری کی چلتی پھرتی تصویر ہو گی۔

سودہ:

مومنوں کی ماں رسول اللہ ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ کا نام حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے کیا ان کا ''سادہ یسود سواد (ن) سے لیا ہوا ہے جس کا معنی سیاہ ہونا ہے کیا ان کا رنگ

سیاہ تھا کیا وہ حبشیہ تھیں کہ ان کا نام ان کے گھر والوں نے سودہ رکھا تھا ایسا کوئی ثبوت نہیں ملتا تو یقیناً یہ کہنا پڑے گا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام مندرجہ ذیل معنی کی وجہ سے رکھا گیا۔

"ساد، یسود، سیادۃ، سیدودۃ، سودا" (ن) شریف ہونا، بزرگ ہونا، (قومہ) قوم کا سردار ہونا، شان وشرافت میں کسی پر غالب ہونا۔ (المنجد)

علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کیا کہتے ہیں؟

ولیسوا کفارا ولا فسقة ولا ظلمة لما لهم من التاويل وان كان باطلا فغاية الامر انهم خطاوا فی الاجتهاد و ذلک لا یوجب التفسیق فضلا عن التکفیر ولهذا منع علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه اصحابه من لعن اهل الشام وقال اخواننا بغوا علینا۔ (۷)

(حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی جماعت کے لوگ) نا کافر تھے اور نہ ہی فاسق تھے اور نہ ہی ظالم تھے اس لئے کہ ان کے پاس کوئی نہ کوئی تاویل یعنی کوئی نہ کوئی وجہ تھی اگرچہ ان کی تاویل باطل تھی لیکن زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ ان کی اجتہادی خطا تھی اجتہادی خطا (پر ثواب ہوتا ہے) سے فسق بھی لازم نہیں آتا چہ جائیکہ کہ کفر لازم آئے اس وجہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اصحاب کو اہل شام پر لعن کرنے سے منع فرما دیا تھا کہ وہ ہمارے بھائی ہی تو ہیں جنہوں نے ہم پر زیادتی کر دی۔

نام معاویہ پر معترضین ۲۵ راویوں کے گستاخ ہیں:

احادیث کے راویوں میں پچیس حضرات وہ ہیں جن کے اسمائے گرامی معاویہ ہیں ان میں تین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور کچھ تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور کچھ جلیل القدر مشائخ حدیث ہیں کیا ان تمام ناموں والے حضرات کے والدین عربی سے بے خبر تھے کیا سب کے نام اس لیے رکھے گئے تھے کہ یہ بڑے ہو کر کتے کی طرح بھونکیں گے (معاذ اللہ) یا انہوں نے اس لئے نام رکھے تھے کہ یہ فصیح ہوں گے بڑے خطیب ہوں گے بڑے بہادر ہوں گے کافروں پر سخت ہوں گے اپنوں پر رحم دل ہوں گے آیئے معاویہ نام والے راویوں کی تفصیل دیکھیے۔

۱۔ معاویہ ''بن اسحاق بن طلحہ بن عبید اللہ التیمی ابو الازہر الکوفی (تابعی)۔
۲۔ معاویہ بن جاہمہ السلمی (الصحابی)۔
۳۔ معاویہ بن خدیج بن جفنہ۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن زیادہ ان پر ابو نعیم بضم نون و فتح العین ''مصری کندی کا اطلاق ہوتا تھا۔ ان کی صحابیت میں اختلاف ہے، مفضل اور ابن حبان نے ان کو صحابی کہا ہے اور ابن اثرم اور حرب نے امام احمد رحمہ اللہ سے بیان کیا کہ صحابی نہیں تھے۔
۴۔ معاویہ بن خدیج کوفی جعفی۔ (پہلے جن کا ذکر کیا وہ مصری، کندی ہیں)۔
۵۔ معاویہ بن الحکم ''الفتح الحاء والکاف''سلمی (صحابی ہیں)۔
۶۔ معاویہ بن حکیم بن معاویہ النمیر ی، شامی۔
۷۔ معاویہ بن حیدہ بن معاویہ بن قشیر، قشیری۔
۸۔ معاویہ بن سبرۃ بن حصین السوائی العامری۔
۹۔ معاویہ بن سعید بن شریح بن عروہ التجیبی نہی۔
۱۰۔ معاویہ بن یحی طرابلسی۔ (ان کو معاویہ بن یزید کا نام دیا جاسکتا ہے۔)
۱۱۔ معاویہ بن سفیان۔ (فتح مکہ کے دن بلکہ اس سے پہلے اسلام قبول کیا۔ ان کی روایات بغیر کسی واسطے کے نبی کریم ﷺ سے بھی ثابت ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور ام المومنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان جو کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بہن ہیں) کے واسطے سے بھی مروی ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے بھائی یزید بن ابی سفیان کو بعد میں خلیفہ بنایا۔ رجب المرجب کی چار راتیں رہتی تھیں تو ان کا وصال ہوا۔
۱۲۔ معاویہ بن سلمہ بن سلیمان نصری۔ (ان کی کنیت ابو سلمہ تھی دمشق میں بسیرا تھا کوفی کہلاتے تھے)۔
۱۳۔ معاویہ بن اسلام بن ابی سلام۔
۱۴۔ معاویہ بن صالح بن حدیر بن سعید بن سعد بن فہر الحضرمی۔
۱۵۔ معاویہ بن صالح بن الوزیر۔ (ان کا نام معاویہ بن عبید اللہ بن یسار اشعری)۔
۱۶۔ معاویہ بن عبدالکریم ثقفی۔

۱۷۔ معاویہ بن عمار بن ابی معاویہ الدہنی البجلی الکوفی۔
۱۸۔ معاویہ بن عمرو بن المہلب بن عمرو شبیب الازدی المعنی الکوفی ابو عمر البغدادی۔
۱۹۔ معاویہ بن عمرو ابو المہلب الجرمی۔ (ان کی کنیت ابونوفل بن ابی عقرب)۔
۲۰۔ معاویہ بن غلاب۔ (ان کی کنیت ابن عمر)۔
۲۱۔ معاویہ بن قرۃ بن اباس المزنی۔
۲۲۔ معاویہ بن ابی مزود۔
۲۳۔ معاویہ بن ہشام القصار الازدی۔
۲۴۔ معاویہ بن یحییٰ صدفی۔
۲۵۔ معاویہ بن یحییٰ دمشقی۔ (۸)

سیدنا امیر المومنین معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سرکار دوعالم ﷺ کی نظر شفقت کا اس حدیث سے بھی پتہ چلتا ہے جس کو علامہ ابن کثیر نے طبرانی کے حوالے سے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے:

قال الطبرانی : حدثنا یحیٰی بن عثمان بن صالح ثنا نعیم بن حماد، ثنا محمد بن شعیب بن سابور، ثنا مروان بن جناح، عن یونس بن میسرة بن حلبس، عن عبداللّٰہ بن بسران رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : "استشار ابابکر و عمر فی امر فقال : اشیروا علی، فقالا : اللّٰہ و رسوله اعلم، فقال: ادعو معاویة ؟ فقال ابوبکر و عمر : اما فی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم و رجلین من رجال قریش ما ینفقون امرهم، حتٰی یبعث رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الی غلام من غلمان قریش ؟ فقال : ادعو الی معاویة فدعی لهٗ فلما وقف بین یدیه قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: احضروه امرکم واشهدوه امرکم، فانه قوی امین"۔ (۹)

عن ابن عباس قال : جاء اعرابی الی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال قم یا معاویة فصارعه فصرعه معاویة، فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم : ان معاویة لایصارع احدا الا صرعه معاویة۔ "الدیلمی"۔ (۱۰)

وقال ابو مسهر، ومحمد بن عائذ، عن صدقة بن خالد، عن وحشی بن حزب بن وحشی، عن ابیه، عن جده قال : اردف النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم۔معاویة بن ابی سفیان خلفه، فقال : "ما یلینی منک؟ "قال : بطنی، قال : "اللّٰهم املاه علما" زاد ابو مسهر: "وحلما"۔(۱۱)

تاجدار ختم نبوت سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔یبعث اللّٰہ تعالٰی معاویة یوم القیامة وعلیه رداء من الایمان۔(۱۲)

وعن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما قال قال رسول اللّٰہ ﷺ ارحم امتی بامتی ابوبکر، واقواهم فی دین اللّٰہ عمر، واشدهم حیاء عثمان بن عفان، وافضلهم علی بن ابی طالب، ولکل نبی حواری و حواری طلحه والزبیر، وحیث ما دار سعد بن ابی وقاص دار الحق معه، وسعید بن زید من احیاء الرحمن عزوجل، وعبدالرحمن بن عوف الزهری من تجار الرحمن، و ابو عبیدة بن الجراح امین اللّٰہ و امین رسوله' ولکل نبی صاحب سرو صاحب سری معاویة بن ابی سفیان، فمن احبهم فقد نجا، ومن ابغضهم فقد هلک.

وقال ﷺ من سب احد من اصحابی فعلیه لعنة اللّٰہ والملئکة والناس اجمعین ۔ الا فلا انا له اللّٰہ شفاعتی یوم القیامیة ، الا فلا سقاء اللّٰہ من حوضی۔(۱۳)

وروی جابربن عبداللّٰہ، عن رسول اللّٰہ ﷺ قال : اذا لعن اخر هده الامة اولها فمن کان عنده علم فلیظهر فان کاتم العلم یومئذ ککاتم ما انزل اللّٰہ علی محمد۔(۱۴)

وفی روایة : ان رسول اللّٰہ ﷺ قال : اذا ظهرة البدع فی امتی وشتم اصحابی فلینظر العالم علمه، فان لم یفعل فعلیه لعنة اللّٰہ والملائکة والناس اجمعین، فقیل : وما اظهار العلم؟ قال: السنة۔(۱۵)

ویروی عنه ﷺ انه قال : ان اشد الناس عذابا یوم القیامة من شتم الانبیاء ثم من شتم اصحابی . ثم من شتم المسلمین۔(۱۶)

و یروی عنہ ﷺ انہ قال : مثل اصحابی فی امتی مثل الملح فی الطعام ، لا یصلح الطعام الا بالملح۔(۱۷)

وفی تسہیل الترمذی من شتم عثمان او طلحۃ او معاویۃ او احدا من اصحاب النبی ﷺ فھو دجال لا یکتب عنہ و علیہ لعنۃ اللّٰہ والملائکۃ والناس اجمعین۔(۱۸)قال العلامۃ السرخسی فی اصولہ : فمن طعن فیھم فھو ملحد منابذ الاسلام علاجہ السیف، ان لم یتب انتھی۔(۱۹)

بغض عرب بغض مصطفیٰ ﷺ ہے:

عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ یا سلمان، لا تبعضنی فتفارق دینک، قلت : یا رسول اللّٰہ، کیف ابعضک ! وبک ھدانا اللّٰہ، قال : تبغض العرب فتبغطنی"۔(۲۰)

حدیث پاک کا نتیجہ واضح ہے:

کہ عرب سے مراد مسلمان صحیح العقیدہ حضرات ہی ہیں، کفار مراد نہیں ہوسکتے تو پتہ چلا کہ تمام عرب صحابہ کرام میں سے کسی ایک سے بغض رکھنا درحقیقت امام الانبیاء ﷺ سے بغض رکھنا ہے اور نبی کریم ﷺ سے بغض رکھنا دین سے پھر جانا اور بے ایمان ہونا ہے۔

والحاصل ان بغض العرب قد یصیر سببا لبعض سید الخلق، فالحذر الحذر کیلا یقع فی الخطر۔(۲۱)

وہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جن کے بارے میں حضرت شاہ ولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔تم لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بدگمانی سے بچو کیونکہ وہ ایک جلیل القدر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور روز مرہ صحابیت میں بڑی فضیلت رکھتے ہیں۔خبردار ان کی بدگوئی میں پڑ کر گناہ کے مرتکب نہ ہونا۔(۲۲)

وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے متعلق امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کہنا ایسا ہے جیسا کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہنا۔(۲۳)

حضرت سیدنا امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث اثرہ کتب احادیث میں مروی ہیں یہ چند احادیث ہم نے بطور نمونہ پیش کی ہیں۔ اگر کوئی زیادہ تحقیق چاہے تو شیخ الامام العارف باللہ العلامہ مولانا عبدالعزیز بن احمد بن حامد الفرہاروی مؤلف النبراس شرح شرح العقائد للعلامہ التفتازانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب ''الناھیۃ عن طعن امیر المومنین معاویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کا مطالعہ کرے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخی و بے ادبی کرنا اور حضور علیہ السلام کی شان میں گستاخی و بے ادبی کرنا ہے اور یہ کفر ہے۔ اور یہ آدمی واجب القتل ہے۔ كما في الصارم المسلول: من شتم النبي ﷺ او اهانه او عابه في امور دينه او في شخصه او في وصف من اوصاف ذاته سواء كان الشاتم من امته او غيرها و سواء كان من اهل الكتاب او غيره ذميا كان او حربيا و سواء كان الشتم او الاهانة او العيب صادرا عنه عمدا او سهوا او غفلة او جدا او هزلا فقد كفر خلودا بحيث ان تاب لم تقبل توبته ابدا لا عند الله و لا عند الناس و حكمه في الشريعة المطهرة عند المتأخرين المجتهدين اجماعا و عند اكثر المتقدمين القتل قطعا و لا يداهن السلطان و نائبه في حكم قتله۔ (۲۴) عن عبدالله بن مغفل: الله الله في اصحابي، لا تتخذوهم غرضا بعدي، فمن احبهم فبحبي احبهم، و من ابغضهم فببغضي ابغضهم، و من آذاهم فقد آذاني، و من آذاني فقد آذى الله، و من آذى الله فيوشك الله ان ياخذه۔ (۲۵)

وہ آدمی حلالی نہیں بلکہ حرامی ہے:

علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ: من طعن في علماء الامة لا يلو من الامه۔ (۲۶)

> و اما معاوية: فهو من العدول الفضلاء، والصحابة الاخيار، والحروب التي جرت بينهم كانت لكل طائفة شبهة اعتقدت تصويب انفسها بسببها، و كلهم متاولون في حروبها، ولم يخرج بذلك احد منهم من العدالة، لانهم مجتهدون اختلفوا في مسائل، كما اختلف المجتهدون بعضهم في مسائل، و لا يلزم من ذلك نقص احدمنهم۔ (۲۷)

ومن شدة حبه ما ذكره القاضی عياض رضی الله تعالٰی عنه فی الشفاء و بلغ معاوية ان كابس بن ربيعة يشبه برسول الله صلی الله عليه وسلم فلما دخل عليه من باب الدار قام عن سريره و تلقاه و قبل بين عينيه و اقطعه المرغاب لشبهه صورة رسول الله عليه وسلم "(۴۸)

بغض سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل سے نکالنا۔

حضرت مولانا ہاشمی کشمی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک جوان طالب علم سادات کرام میں سے میرا دوست تھا اس نے بیان کیا کہ میں ایک شب حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کا مطالعہ کررہا تھا اس میں آپ قدس سرہ کے ایک جملے پر نظر پڑی کہ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کہنا حضرات شیخین (صدیق وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو برا کہنے کے برابر جانتے تھے اور جو حد شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے برا کہنے والے پر تجویز فرماتے تھے وہی حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برا کہنے والے پر تجویز فرماتے تھے۔

چونکہ میرے دل میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے کینہ تھا اس لئے میں اس تحریر کو دیکھ کر بہت آزردہ ہوا اور حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکتوبات کو زمین پر پھینک کر سوگیا رات کوخواب میں دیکھتا ہوں کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ غصہ کی حالت میں تشریف لائے اور میرے دونوں کانوں کو پکڑ کر فرمارہے ہیں۔اے طفل نادان! تو ہماری تحریر پر اعتراض کرتا ہے اور اسے زمین پر پٹختا ہے اگر تجھے میری تحریر کا اعتبار نہیں ہے تو میں تجھ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس لے چلتا ہوں آپ اسی طرح مجھے کشاں کشاں ایک باغ میں لے گئے اوراس کے ایک گوشے میں مجھے بٹھا دیا اس باغ میں ایک عالیشان عمارت تھی جس میں ایک بزرگ تشریف فرما تھے آپ اندر تشریف لے گئے اور نہایت ادب سے سلام کیا انہوں نے نہایت خندہ پیشانی سے جواب دیا اور ملاقات فرمائی پھر آپ ان بزرگ کے سامنے دو زانوں بیٹھ گئے اور کچھ گفتگو فرمائی آپ اور وہ بزرگ دور سے میری طرف دیکھتے اور کچھ اشارات کرتے تھے اس کے بعد آپ نے مجھے بلا کر فرمایا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں سنو کیا فرماتے ہیں میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے زبان گوہر فشاں

سے فرمایا خبردار ہرگز ہرگز اصحاب رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے ساتھ کبھی کینہ نہ رکھنا اور بزرگوں کی ملامت میں ایک حرف بھی زبان پر نہ لانا اس بات کو ہم اور ہمارے بھائی ہی جانتے ہیں کہ نیک نیتوں کے ساتھ ہماری منازعت واقع ہوئی تھی پھر حضرت مجدد پاک کا نام لے کر فرمایا کہ ان کے کلام کا بھی انکار نہ کرنا...... شخص مذکور بیان کرتا ہے کہ باوجود اس نصیحت کے میرا دل کدورت سے پاک نہ ہوا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ قدس سرہ کو حکم دیا کہ اس کا دل ابھی تک صاف نہیں ہوا ہے اور تھپڑ مارنے کا اشارہ فرمایا آپ نے زور سے تھپڑ میری گدی پر مارا تب میں نے اپنے دل کو اس کدورت سے پاک و صاف پایا اور اس جواب و خطاب کی لذت آج تک میرے دل میں موجود ہے اور حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ صاحب کے معارف کے ساتھ اعتقاد بہت زیادہ ہوگیا ہے۔(۲۹)

الحاصل تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین مغفور و جنتی ہیں اور اس میں شک کرنے والا پکا رافضی ہے۔

لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قاتل اولئک اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا و کلا وعد اللّٰہ الحسنی و اللہ بما تعملون خبیر (الحدید ۱۰) وفی تفسیر الجلالین ﴿وعداللّٰہ الحسنی﴾ الجنة۔

مہاجرین وانصار کے جنتی ہونے پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللّٰہ علیھم و رضوا عنہ واعدلھم جنات تجری تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدا ذلک الفوز العظیم (التوبۃ:۱۰۰)

مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بہت بڑے اجر کا ذکر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

والذین ھاجروا فی اللّٰہ من بعد ما ظلموا لنبوئنھم فی الدنیا حسنة ولاجر الاخرة اکبر لو کانوا یعلمون (النحل:۴۱)

مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی بڑی کامیابی:

الذین امنوا و ھاجروا و جاھدوا فی سبیل اللّٰہ باموالھم و انفسھم اعظم

درجة عندالله واولئک هم الفائزون (التوبۃ: ۲۰)

صحابہ کرام کی مغفرت اور اجر عظیم کا رب تعالیٰ کی طرف سے وعدہ:

محمد رسول اللّٰہ والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تراهم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللّٰہ و رضوانا سیماهم فی وجوههم من اثر السجود وذلک مثلهم فی التوراة ومثلهم فی الانجیل کزرع اخرج شطاه فازره فاستغلظ فاستوی علی سوقه یعجب الزراع لیغظ بهم الکفار وعداللّٰہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات منهم مغفرة واجر عظیما (الفتح:۲۹)

وصلی اللّٰہ علی سیدنا ومولانا محمد الصادق الامین وعلی آله وصحبه اجمعین وعلی ازواجه امهات المؤمنین وذریته واهل بیته الطیبین الطاهرین والتابعین لهم باحسان الی یوم الدین وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین۔

....

حواشی

۱۔ مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۸۰۔

۲۔ البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، ج ۸، ص ۱۳۸۔

۳۔ تاریخ مدینہ دمشق، ج ۸، ص ۱۷، ذکر عمرو بن العاص۔

۴۔ البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، ج ۸، ص ۳۰۴، ترجمہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، دارالحدیث قاہرہ۔

۵۔ تفسیر القرطبی الجامع لاحکام القرآن تحت الآیة وان طائفتان الحجرات۔

۶۔ المعجم الوسیط، ج ۲، ص ۶۳۸۔

۷۔ شرح مقاصد، ص ۳۰۵، المبحث السابع اتفق اهل الحق علی وجوب تعظیم الصحابه۔

۸۔ الماخوذ من تهذیب لابن حجر العسقلانی۔ نجوم التحقیق، ص ۱۴۷۔

۹۔ البدایہ والنھایہ، ج ۸، ص ۱۲۲، تاریخ الاسلام للذھبی، ج ۲، ص ۳۱۹، مجمع الزوائد، ج ۹، ص ۳۵۵۔

۱۰۔ کنز العمال، ج ۷، ص ۸۷۔

۱۱۔ تاریخ الاسلام ووفیات المشاهیر والاعلام للذھبی، ج ۴، ص ۱۶۰۔

۱۲۔ کنز العمال، ج ٦، ص ۱۹۰، بحوالہ سیدنا امیر معاویہؓ کے حالات زندگی حکیم محمود احمد ظفر، ص ۱۴۹۔

۱۳۔ مناحل الشفاء و ماحل الصفر با تحقیق کتاب شرف المصطفیٰ، ص ۹۶۔

۱۴۔ مناحل الشفاء و ماحل الصفر با تحقیق کتاب شرف المصطفیٰ، ص ۹۸۔

۱۵۔ مناحل الشفاء و ماحل الصفر با تحقیق کتاب شرف المصطفیٰ، ص ۹۹۔

۱۶۔ مناحل الشفاء و ماحل الصفر با تحقیق کتاب شرف المصطفیٰ، ص ۱۰۰۔

۱۷۔ ایضاً

۱۸۔ تسہیل الترمذی، ص ۳۰۴۔

۱۹۔ تسہیل الترمذی، ص ۳۰۴۔

۲۰۔ الترمذی (۲۷۹ھ)، سنن الترمذی ۳۹۲۷ ابن حجر العسقلانی (۸۵۲ھ)، تخریج مشکاۃ المصابیح ۳۸۲/۵، شعیب الارنؤوط، (۱۴۳۸ھ)، تخریج سیر اعلام النبلاء، ۵۳۹/۱۰، شعیب الارنؤوط، (۱۴۳۸ھ)، تخریج المسند، ۲۳۷۳۱۔

۲۱۔ مرقاۃ المفاتیح مشکاۃ المصابیح، ج ۱۱، ص ۲۶۶۔ نجوم التحقیق لمحقق اہلسنت شیخ الحدیث علامہ قاضی عبدالرزاق مدظلہ العالی، ص ۳۳۴۔

۲۲۔ ازالۃ الخفاء، ص ۱۱۳، ج ۱۔

۲۳۔ صواعق المحرقۃ، ص ۱۵۵۔

۲۴۔ (خلاصۃ الفتاویٰ، الفاظ الکفر، ص ۵۲۲، ج ۴، وتمہید ابی الشکور السالمی ثم تذکرۃ الابرار و فتاویٰ مالا بدمنہ، ص ۱۵۷، وجامع الرموز، ج ۴، ص ۵۵۳، وفیروزیہ)

۲۵۔ البخاری، (۲۵٦ھ) الضعفاء الکبیر، ۲۷۲/۲، فی اسنادہ نظر، اخرجہ الترمذی، (۳۸٦۲)، و احمد (۲۰۵٦۸)، باختلاف یسیر، والعقیلی فی الضعفاء الکبیر، (۲۷۲/۲)۔

۲٦۔ (تکملہ حاشیہ ابن عابدین، ج ۱، ص ۱۱۱، مطبوعہ بیروت، ہدیۃ الابرار، ص ۱۲۴، جامع الرموز، ج ۲، کتاب الشہادۃ، ص ۴۸۹، فتاویٰ النقشبندیۃ المعروف بہ فتاویٰ السیفیۃ)۔

۲۷۔ مرقاۃ، ج ۱۱، ص ۴۷۲۔

۲۸۔ الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ۔ مذیلا بالحاشیۃ المسماۃ مزیل الخفاء عن الفاظ الشفاء، ج ۲، ص ۵۱۔

۲۹۔ زبدۃ المقامات۔ البینات شرح مکتوبات ابو البیان محمد سعید احمد مجددی، ص ۵۳۲۔۵۳۳۔